رسول اللہ   کی معاشی زندگی پر ایک نظر

<"xml encoding="UTF-8?>

۱.بچپن میں آپ کی معاشی زندگی

رسول اکرم   کی ولادت کے مبارک موقع پر انسانیت کے خزاں رسیدہ گلشن میں ایمان کی بہار آئی ۔ کفر کے ایوانوں میں خاک اڑنے لگی اور ہدایت کے چراغ روشن ہونے لگے ۔ ایوان کسری کے چودہ کنگرے گر گئے ، آتش کدہ فارس بجھ گیااور دریائے ساوا خشک ہو گیا اورآپ   سے ایک ایسا نور نکلا جو پورے آسمان پر مشرق سے مغرب تک پھیل گیا۔ ۱

مشہور قول کے مطابق آ پ   کے والد گرامی آپ   کی ولادت سے پہلے اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے ۔ ۲ اس لئے آپ   کی ولادت کے بعدآپ   کی کفالت کے اخراجات جہاں آپ   کی والدہ اور چچا کے ذمہ تھے وہاں والد گرامی کی طرف سے وراثت سے بھی آپ کی کفالت کا سامان فراہم ہو نے لگا تھا ۔

ابن سعد اپنی تاریخ الطبقات الکبری میں آپ   کے والد کی میراث کے بارے میں لکھتے ہیں:

" ترک عبد اللہ ابن عبد المطلب ام ایمن و خمسة اجمال اوارک یعنی تاکل الاراک و قطعة غنم فورث ذالک رسول اللہ صلّی اللہ علیه و آله وسلّم فکانت ام ایمن تحضنه و اسمها برکة"۔٤

عبد اللہ ابن عبد المطلب نے وراثت میں(ایک لونڈی)ام ایمن ، پانچ آوارک اونٹ یعنی ؛وہ اونٹ جو پیلو کے درخت کے پتے کھاتے ہوں، چند بھیڑیں جو آپ   کومیراث میں ملیں۔ یہی ام ایمن ہیں جس نے آپ   کی پرورش کی تھی، جس کا اصل نام برکة تھا۔

والدہ ماجدہ کی وفات کے بعدآپ   کی پرورش اور معاشی کفالت کی ذمہ داری آپ   کے دادا عبد المطلب نے قبول کی۔ عبد المطلب اپنے یتیم پوتے کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ پس دو سال ہی گذرے تھے کہ آپ   کے شفیق دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو آزمائش میں سرخرو ہو نے کا ایک اور موقع فراہم کیا ۔

دادا کی وفات کے بعدآپ   کی معاشی کفالت کی ذمہ داری آپ   کے چچا حضرت ابوطالب نے قبول کی۔ وہ آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ سفر میں ہوں یا حضر میں وہ آپؐ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے ۔

قرآن مجید نے ابوطالب کے اس کریمانہ سلوک کو اس طرح بیان کرتا ہے:

" اَلَمْ یجِدْکَ یتِیمًا فَاٰوٰی"٥

"کیا تمہیں نہ پایا یتیم ، پھر ٹھکانا دیا"

یہ حقیقت ہے کہ اس شفیق چچانے اپنے یتیم بھتیجے کی معاشی کفالت ، نصرت ، و حمایت اور تکریم و جمیل میں اپنی بساط کے مطابق کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ حضرت ابو طالب ہی کے زیر سایہ آپ   نے تجارت کے اصول وضوابط سے آگاہی حاصل کی اور اُس زمانے کی تجارتی دنیا سے آشنا ہوئے ۔

۲.گلہ بانی اللہ تعالی کی حکمت میں کیا راز پوشیدہ ہے کہ اس نے اکثر انبیاء کرام سے بکریاں چروائیں۔ آپ   کا ارشاد گرامی ہے کہ:۔

" لیس من نبی الا و قد رعی الغنم" ٦

" کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائیں ہوں"

کیونکہ االلہ تعالیٰ نے انہیں بکریاں چرانے کے ذریعے لوگوں کے ساتھ رعایت اور مدارا کرنے کی تربیت دی ہے ۔

جیساکہ امام جعفر صادق ۔ نے ارشاد فریا کہ:۔

" ما بعث االلہ نبیا قط حتی یسترعیه الغنم و یعلمه بذالک رعیة الناس"٧

"االلہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا یہاں تک کہ اس سے بکریاں چروائیں تاکہ اس کے ذریعے اسے لوگوں کی رعایت سکھائے"

آپ نے بھی بکریاں چرائیجیساکہ ابن ہشام اپنی سیرت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول االلہ نے فرمایا کہ

"ما من نبی الا و قد رعی الغنم و قیل انت یا رسول االلہ ، قال و انا" ٨

"کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائیں ہوں، پوچھا گیا کہ آپ نے بھی ، فرمایا ہاں میں نے بھی (بکریاں چرائیں ہیں)"

ابواب فقہ میں بکریاں چرانے کو مستحب عمل کہا گیا ہے۔لہٰذا آپ بچپن ہی میں جب آپ کی عمر مبارک دس سے بارہ سال تھی تو آپ نے اپنے چچا کا معاشی ہاتھ بٹانے کے لیے بکریاں چرانا شروع کیں ۔علامہ مجلسی بحار الانوار میں ابوداؤد کی روایت بیان کرتے ہیں کہ :۔

"کانت له ماة شاة لایرید ان یزیدو کان صلی االلہ علیه و آله وسلم کلما ولدت سخلة ذبح مکانها شاة۔" ٩

"آپ کے پاس سو(١٠٠) بکریاں تھیں ، ان سے زیادہ (تعداد)بڑھانا نہیں چاہتے تھے ، جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو آپ اس کی جگہ ایک بکری ذبح کرتے تھے"

(ابو داؤد نے ایک تفصیلی واقع بیان کیا جو اس حدیث میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)

٣۔تجارت جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔اس ذریعہ معاش کے انتخاب کی وجوہ میں سے نمایاں وجہ یہ تھی کہ آپ کے خاندان بنوہاشم اور قریش مکہ بھی تجارت پیشہ تھے ۔ آپ کے آباء واجدادتجارت ہی کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"کان اصحاب الایلاف اربعة اخوة: ھاشم ، و عبدالشمس، ولمطلب، و نوفل بنو عبد مناف ۔ فاما ہاشم فانه کان یؤلف ملک الشام ای اخذ منه حبلا و عهدا یأمن به فی تجارته الی الشام ۔ اخوہ عبد الشمس کان یؤلف الی الحبشة۔ و المطلب الی الیمن ۔ و نوفل الی فارس۔" ١٠

اصحاب ایلاف چار بھائی ہیں:

ہاشم ، عبد الشمس ، مطلب اور نوفل ہیں جو اولا د عبد المناف میں سے ہیں ۔ ہاشم نے شام کے بادشاہ سے امان نامہ اورتجارتی عہد لیا تھا تاکہ ملک شام کی طرف ان کی تجارت پر امن رہے۔ ان کے بھائی عبد الشمس نے حبشہ کے حاکم سے تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ مطلب نے یمن کے بادشاہ اور نوفل نے ایران کے بادشاہ کسری کے ساتھ تجارتی معاہدہ کیا تھا۔

شام کا تجارتی سفر اور حضرت خدیجة الکبری کے ساتھ عقدجیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے آپ نے بچپنے ہی میں اپنے چچا حضرت ابو طالب کے زیر سایہ تجارت کے بنیادی اصول وضوابط کی تربیت حاصل کرلی تھی ۔لہٰذا اسی دوران پہلی بار آپ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ تجارت کے لیے شام کا سفر کیا تھا، لیکن اس سفر میں آپ تاجر کی حیثیت سے نہیں تھے ۔

دوسری بار جب آپ ۲۵ سال کے ہوئے تو آپ کی امانت و دیانت اور سچائی مشہور ہو گئی تھی ۔ حضرت خدیجہ الکبری جو عرب کی شریف ترین اور مالدار ترین خاتون تھیں، ان کا تجارتی کاروان اہل مکہ کے تجارتی کاروان کے برابر ہوتا تھا، وہ اپنا مال دے کر تجارت میں شرکت ہو جاتیں تھیں اور شرکاء کے لیے ایک حصہ بھی مقرر کرتی تھیں،خود قریش کے لوگ بھی تاجر تھے ۔ جب انھیں رسول کی سچائی ، امانتداری اور شرافت و اخلاق کے واقعات کی خبر پہنچی تو آپ کو بلوا بھیجا اور درخواست کی کہ آپ اُن کا مال لیکر میرے ایک غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا، تجارت کے لیے تشریف لے جائیں۔ آپ کو معاوضہ بھی اس سے زیادہ دونگی جو دوسرے تاجروں کو دیتی ہوں۔ رسول االلہ نے حضرت حضرت خدیجہ کی یہ درخواست قبول فرمالی ۔ آپ ان کا سامان لے کر میسرہ کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوگئے ۔ ۱۱

اس سفر میں آپ نے بہت سا منافع کمایا اور بہت سے معجزات بھی آپ سے وقوع پذیر ہوئے، یہ تمام واقعات اور عظیم الشان خبریں حضرت خدیجۃ الکبری کو میسرہ نے سنائیں ۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ نے رسول کے ساتھ وصلت کا پیغام بھیجا ۔چونکہ حضرت خدیجہ قریش کی عورتوں میں نسب و شرف کے لحاظ سے افضل و اعلی اور دولت کے لحاظ سے تمام عورتوں میں مال دار تھیں ۔ قریش کا ہر شخص اُن سے وصلت کا آرزومند تھا ۔ ۱۲

رسول االلہ نے اپنے چچاؤں سے اس کا ذکر کیا ۔ آپ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے ہمراہ تشریف گئے اور اس طرح خدیجہ بنت خویلد سے آپ کا عقد ہو گیا۔ ۱۳

اس وقت رسول االلہ نے انہیں ۲۰(بیس) جوان اونٹنیاں دیں۔ ١٤

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے پاس اتنا مال تھا کہ آپ نے انہیں ۲۰ اونٹنیاں حق مہر میں دیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجۃ الکبری نے بھی اپنی تمام دولت آپ کے سامنے رکھدی یوں االلہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا ۔ یہ گواہی االلہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اس طرح بیان کرتا ہے:۔

"وَ وَجَدَکَ عَائِلاً فَاَغْنَی" ۱۵

"اور آپ کو مفلس پایا اور پھر غنی کر دیا"

آپ کے تجارتی سفر :

اس کے بعد دوبارہ آپ حضرت خدیجۃ الکبری کا سامان تجارت لیکر جرش (یمن) تشریف لے گئے۔جرش یمن کا ایک بہت بڑا شہر تھا۔١٦

اسی طرح آپ تجارتی غرض سے بحرین بھی تشریف لے گئے۔ ۱۷

یہ تو اعلان نبوت سے پہلے کی آپ کی معاشی زندگی تھی ،بعثت کے بعد جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہاں بھی آپ کی معیشت کے مختلف ذرایع تھے ۔

ہجرت مدینہ کے بعد آپ کے معاشی حالات:

جب آپ کے دو بڑے سہارے، حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبری ، یکے بعد دیگرے اس دنیا سے کوچ کر گئے تو اب کوئی ان جیسا مددگار نہ رہا تھا،ان کے فقدان پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ :۔

" ما نالت منی قریش شیئا اکرہہ حتی مات ابوطالب" ۱۸

ابوطالب کی وفات تک قریش مجھ سے ایسا کوئی (بُرا)سلوک نہ کر سکے ، جو مجھے نا پسند ہوا ہو۔

اسی سال کو رسول االلہ نے عام الحزن قرار دیااور آپ نے االلہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت

فرمائی۔ کافی کی روایت ہے کہ:

"لما توفی ابو طالب نزل جبرئیل علی رسول االله صلّی االله علیه و آله وسلم فقال یا محمد اخرج من مکة فلیس لک فیها ناصر"١٩

"جب ابو طالب ـ کی وفات ہوئی تو آپ پر جبریل نازل ہوئے اور کہا اے محمد ! آپ مکہ سے نکلیں، کیونکہ اب وہاں آپ کا کوئی مددگار نہیں ہے"

مدینہ منورہ میں ابتداء میں آپ کے صحابہ کرام ،آپ اور آپ کے اہل خانہ کی معاشی کفالت کیا کرتے تھے ۔انصار مدینہ زراعت پیشہ تھے وہ اپنے کھیتوں میں سے کچھ حصہ وقف کر دیتے تھے اور پکنے کے وقت ایک مخصوص حصہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ٢٠

جانور پالنا

جب افراد خانہ کی تعداد بڑھتی گئی تو آپ نے ان کی گذر بسر کے لیے کچھ معاشی فعالیت شروع کی ۔ آپ نے چند بکریاں خرید یجن کا دودھ آپ کے خاندان والے بطور خوراک استعمال کیا کرتے تھے۔ بکریوں کی تعداد بڑھتی رہی ۔ ان کی بکریوں کے ساتھ آپ کے ذاتی اونٹ اور گھوڑے بھی ہوتے تھے ۔ جب ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو مدینہ منورہ کے قریب ایک چراہ گاہ میں یہ جانور رہنے لگے ۔ ایک صحابی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اور دودھ آپ کے گھر بھیجا دیا جاتا تھا۔ ٢١

دیگر بادشاہوں کے تحائف

جب آپ نے مدینہ منورہ میں باقائدہ اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور آس پاس کے حاکموں کو دین کی دعوت دینے کے لیے مکتوبات لکھے اور اپنے نمائندے بھیجے تو ان بادشاہوں نے آپ کی خدمت میں تحائف بھیجے ۔ ان تحائف میں اونٹ گھوڑے ، خچر، گدھے وغیرہ شامل تھے۔(اس کی مختصروضاحت ہم آپ کے جانوروں میں بیان کریں گے۔)

غنائم

آپ کی کفار اور اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ بہت سی جنگیں ہوئیں تھیں ان جنگوں میں آپ کو بہت سال مال غنیمت حاصل ہوا، ان میں سے ایک حصہ آپ کے لئے خاص ہوتا تھا۔ یہ حصہ آپ کو دو صورتوں میں ملتا تھا ، ایک مجاہد کی حیثیت سے اور دوسرا سربراہ مملکت کی حیثیت سے ، جس کو قرآن کریم میں خمس کہا گیا ہے، اس مال سے آپ اپنی اور اپنے قرابتداروں کی ضروریات پوری کیا کرتے تھے:۔

"وَ اعْلَمُوآ اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیئٍ فَاَنَّ لِلّٰه خُمُسَه وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیتٰمٰی وَالْمَسٰکِینِ وَابْنِ السَّبِیلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰ مَنْتُمْ بِاللّٰه وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یوْمَ الْفُرْقَانِ یوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰه عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِ یْرُ۔"٢٢

"جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا جو دن حق اور باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں اور االله ہر شی پر قدرت رکھتا ہے"۔

مخیریق کی جائداد کا آپ کو ملنا:

مخیریق قبیلہ بنو قینقاع کا ایک مالداریہودی تھا، اسے آپ سے انتہائی عقیدت تھی ۔اور آپ ان کو "خیر یہود" کہا کرتے تھے۔ ۲۳

اس کے سات باغ تھے ۔ وہ آپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا ۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اگر وہ مر جائیں تو ان کی تمام دولت آپ کی ملکیت ہوجائے گی ۔۲٤

وہ اسی غزوہ میں قتل ہو گئے اسی طرح اس کی ساری دولت آپ کی ملکیت میں آگئی۔اس کے سات باغات کے نام یہ ہیں:العواف،الدلال، البرقة، المثیب، الحسنی، الصافیة، مشربة ام ابراہیم (یہ نام اس لیے رکھا کہ آپ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ وہاں رہتی تھی)۔۲۵

بنو نضیر کی زمین اور نخلستان

اﷲ تعالی نے آپ کو بنو نضیر کے باغات اور زمین کا مالک بنایاجس کی گواہی قرآن کریم کی سورئہ حشر میں موجود ہے کہ:۔

"اور جس مال کو اﷲ نے اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے (اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے) کیونکہ اس کے لیے نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ ،لیکن اﷲ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے غالب کردیتا ہے اور اﷲ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" ۲٦

بنو نضیر نے جب معاہدے کی خلاف ورزی کی تو آپ نے اﷲ تعالیٰ کے حکم سے ان پر چڑھائی کی ، جس کی نتیجے میں انہوں نے جلاوطنی قبول کی اور اپنی تمام جائداد چھوڑ دی سوائے منقولات میں سے صرف جتنا اٹھا سکے اتنا لے گئے۔ آپ نے ان کے منقولات کو تمام مجاہدین میں تقسیم کردیا اور غیر منقولات (زمین اور باغات وغیرہ)اﷲ کے حکم کے مطابق اپنے لیے رکھ لیئے ۔

عامہ کی روایت کے مطابق بنو نضیر کی زمین اور نخلستان آپ کے لیے خاص تھے :

"کانت اموال بنی نضیر مما آفاء اﷲ علی رسوله مما لم یوجف المسلمون علیه بخیل و لا رکاب ، کانت لرسول اﷲ صلّی اﷲ علیه وسلم خالصا ینفق علی اهل بیته ۔" ۲۷

بنو نضیر کے اموال خالصة اﷲ کے رسول کے لیے تھے جو اﷲ نے اپنے رسول کو عطا کئے تھے جس میں مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، یہ اموال آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔

آپ نے اپنی ازواج کی کفالت کے لیے بنو نضیر کے نخلستان ،جو آپ کو غنیمت کے طور پر ملے تھے ،کی پیداوار میں سے ایک حصہ مقرر کیا تھا ، جسے فروخت کرکے ان کے سال بھر کی گذربسر کا سامان کیا جاتا تھا۔جب خیبر فتح ہوا تو تمام ازواج کے لیے فی کس اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو سالانہ مقرر ہوا تھا۔ ۲۸

خیبر کی آمدنی

آپ نے صلح حدیبیہ کے بعد خیبر کی طرف رخ کیا کیونکہ وہاں کے یہود اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے انہیں اپنی زمینوں سے بے دخل کرنے کے بجائے وہاں رہائش اختیار کرنے کی اجازت دے دی اس شرط کی بنا پر کہ وہ خیبر کی زمین کاشت کریں گے اور اس کا آدھا حصہ آپ کو بھیجیں گے۔ ۲۹

خیبر کی زمینوں کی آمدن آپ کے لیے تھی۔

فدک

فدک حجاز کے بالائی حصہ میں دوسرے قصبات کی طرح ایک مستقل ریاست کا درجہ رکھتا تھا ۔ اس کی زمین زرخیز اور پیداوار کے لیے مشہور تھی ۔ بلاذری لکھتے ہیں:۔"فدک حجاز کا ایک شہر ہے ، مدینے سے فدک تک دو دن یا تین دن کا سفر ہے ، ﷲ تعالیٰ نے اپنے رسول کوساتویں ہجری میںیہ بطور غنیمت عطا کیا۔ جب نبی پاک نے خیبر پر حملہ کیا اور اس کے تمام قلعے فتح ہو گئے اور وہاں کے لوگوں نے رسول ﷲ کو خیبر کی آمدنی کا آدھا حصہ دینے کا معاہدہ کیا۔ تو یہ خبر فدک والوں تک پہنچی تو انہوں نے رسول ﷲ کو پیغام بھیجا کہ وہ آپ کو اپنی زمین اور اموال کا آدھا حصہ دینے کا معاہدہ کریں گے ۔ آپ نے ان کی یہ پیش کش قبول کی۔ یہ غنائم خالصة رسول ﷲ کے لیے تھے کیونکہ اس میں مسلمانوں نے (جنگ کے لیے) نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔" ۳۰

اس طرح فدک کی زمین آپ کی ملکیت میں آگئی۔ اور آپ نے ﷲ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فدک اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو دے دی۔۳۱

وادی القری

یہ وادی مدینہ اور شام کے درمیان ہے ، جسے یہودیوں نے قبل از اسلام آباد کیا تھا، یہ بہت سے قصبوں پر مشتمل تھی۔ ۳۲

آپ فدک کے بعد وادی القری کی طرف متوجہ ہوئے ، سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا ، بلکہ جنگ کے لیے آمادہ ہوئے ۔ مختصر محاصرہ کے بعدآپ نے وادی القری کو فتح کیا ۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کو اپنی زمین کا آدھا حصہ دینے کا معاہد کیا ، جسے آپ نے قبول کر لیا۔

وادی التیمائ

تیما ء شام کی جانب ایک قصبہ ہے جو وادی القری اور شام کے درمیان تھا، یہ شام اور دمشق سے آنے والے حجاج کے راستے میں پڑتا تھا، یہاں پر سموآل یہودی کا قلعہ الابلق الفرد تھا۔ ۳۳

جب رسول ﷲ نے اہل خیبر اور اہل فدک اوراہل وادی القری کے ساتھ معاہدہ کئے تو اہل تیماء نے بھی آپ کو صلح کا پیغام بھیجا آپ نے قبول فرمایا اورانہیں اپنی زمین میں رہنے دیااوروہ اپنی زمین کی پیداوار کا نصف حصہ آپ کو دینے پر راضی ہوئے۔۳٤

آپ کے جانور

(الف)آپ کے اونٹ ابن کثیر کی روایت کے مطابق آپ کی تین اونٹنیاں تھیں۔(۱) القصوی (۲) الجدعائ(۳) العضباء ، ۳۵

تہذیب الکمال للمزی کی روایت کے مطابق آپ کے پاس بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں:۔(٤) الحناء (۵)السمراء (٦)العریس (۷)السعدیہ (۸) البغوم (۹) الیسیرۃ (۱۰) الربی (۱۱) بردۃ جو آپ کو ضحاک ابن سفیان الکلابی نے ہدیہ کی تھی یہ دو اونٹنیوں کے برابر دودھ دیتی تھی۔(۱۲) مہرۃ (۱۳) الشقراء (١٤) القصوی (۱۵) الجدعائ(١٦) العضباء (۱۷)الصہباء (۱۸) الغیم (۱۹) النوق (۲۰) مروۃ۔ ۳٦

مناقب ابن شہر آشوب کی روایت کے مطابق: (۱) العضباء (۲) الجدعا(۳) القصوی یا اسے القضواء کہا جاتا ہے (٤)الصہباء (۵) البغوم (٦) الغیم (۷) النوق (۸) مردۃ اور دس دودھ دینے والی اونٹنیاں (۹) مہرۃ (۱۰) الشقراء (۱۱) الربا (۱۲) الحبا(۱۳) السمرا (١٤) العریس (۱۵) السعدیة (١٦) البغوم (۱۷) الیسیرۃ (۱۸) بردۃ۔۳۷

سبل الہدی کی روایت کے مطابق آپ کی ٤٥ دودھ والی اونٹنیاں تھیں۔٣٨
لیکن اس نے تمام کے نام ذکر نہیں کئے۔

(ب)آپ کے گھوڑے ابن شہر آشوب کی روایت کیے مطابق آپ کے گھوڑے یہ تھے :۔ (١)الورد (٢) الطرب (٣) اللزاز (٤) اللحیف (٥) مرتجز (٦) السکب (٧) الیعسوب (٨) السبحة (٩) ذو العقاب (١٠) الملاوح اسے مراوح بھی کہا جاتا ہے۔٣٩
بعض روایات کے مطابق آپ کے پاس پندرہ گھوڑے تھے بعض کے مطابق بیس تھے۔٤٠

(ج)بغالہ (خچر) سبل الہدی کی روایت کے مطابق آپ کے پاس سات خچر تھے ،(١) دلدل جوآپ کوشاہ مصر مقوقس نے ہدیہ کیا تھا(٢) فضة جوآپ کو فروة بن عمرو الجذامی نے ہدیہ کی تھی۔(٣) ایک خچر ایلیا کے رئیس نے ہدیہ کیا تھا (٤) ایک خچر کسری نے ہدیہ کیا تھا (٥)ایک دومة الجندل (٦) ایک نجاشی نے ہدیہ کی تھی۔(٧) حمارة شامیة ۔٤١

(د)حمارہ(گدھے) آپ کے پاس دو گدھے تھے بحار الانوار کی روایت کے مطابق(١)یعفور جو مقوقس نے دلدل کے ساتھ آپ کو ہدایہ کیا تھا۔ (٢) عفیر فروة جذامی نے فضة کے ساتھ ہدیہ کیا تھا۔٤٢ سبل الہدی و الرشاد کی روایت کے مطابق ان کی تعداد چار تھی دو یہی اور (٣) سعد بن عبادة نے ہدیہ کیے تھے (٤) آپ کے کسی صحابی نے ہدیہ کیا تھا۔٤٣

(ھ)آپ کے بکریاں آپ کی ١٠٠ بھیڑ بکریاں تھیں۔٤٤

(١١)آپ کی مجموعی زمینی پیداوار
السید مرتضی العسکری نے اپنی کتاب معالم المدرستین میں آپ کی معاشیات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، ان میں سے پہلا حصہ: صدقات جو آٹھ تھے:
(١)سب سے پہلے آپ کو مخیریق یہودی کی وصیت کے مطابق اس کی زمین جو الحوائط السبعة کے نام سے ہے مشہور تھے، ملکیت میں ملی۔(٢)مدینہ منورہ میںبنو نضیرکی زمین،(٣)(٤)(٥) خیبر کے تین حصے(٦)آدھا فدک(٧) وادی القری کا ثلث (٨)سوق المدینہ جس کو مہزور کہا جاتاہے۔
دوسرا حصہ: آپ کا حق فی تھا جو آپ کے لیے خاص تھا۔
تیسرا حصہ: خیبر کا خمس تھا ۔ یہ تمام حقوق خاص رسول کے لیے خاص تھے ، اس میں کوئی اور شریک نہیں تھا۔ ٤٥
.... حوالہ جات

١۔ تاریخ یعقوبی، ج ٢ ، ص ٨، تاریخ دمشق، ج ٣٧، ص ٣٦١
٢۔ طبقات ابن سعد ، ج ١، ٩٩
٣۔ یعقوبی، ج ٢، ص ١٠

٤۔ طبقات الکبری لابن سعد ، ج اص ، ۱۰۰
۵۔ القرآن ، الضحی،٦
٦۔ اصول الکافی، ج ۱، ٤٤٩،۔ صحیح البخاری، ج۲، ص ۱۵۔سیرت ابن ہشام، ج ۱ ،ص ۱۷۸
۷۔ (الشیخ الصدوق (متوفی ۳۸۱ھ ناشر مکتبة الحیدریة ، نجف، ۱۹٦٦ع)علل الشرائع، ج۱، ص ۳۲
۸۔ سیرت ابن ہشام، ج ۱، ص ۱۰۸
۹۔ بحار الانوار ، ج٦۱، ص ۱۱٦، ابوداؤد ، سنن ابی داؤد ، ج۱، ص ۳۸، حدیث نمبر ۱٤۲
۱۰۔ تفسیر القرطبی ، ج۲۰، ص۲۰٤
۱۱۔ سیرت ابن ہشام ج ۱،ص ۱۲۱
۱۲۔ سیرت ابن ہشام ج ۱،ص ۱۲۲
۱۳۔ ایضاً
۱٤۔ ایضاً
۱۵۔ القرآن ، الضحی :۸
۱٦۔ ڈاکٹر پروفیسر نور محمد غفاری، نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۸۲
۱۷۔ ایضاً
۱۸۔ سیرت ابن ہشام،ج ۲، ص۲۸۳، تاریخ الطبری ، ج۲، ص۸۰
۱۹۔ الکافی، ج۱، ص٤٤٩
۲۰۔ نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۱۵۳
۲۱۔ نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۱۵۱
۲۲۔ القرآن، الانفال، آیت ،٤۱
۲۳۔ بحار الانوار ، ج ۲۰، ص ۱۳۰
۲٤۔ ایضا
۲۵۔ تہذیب الاحکام ، ج ۹ ، ص ۱٤۵، بحار الانوار ،ج ۲۲، ص ۲۹۸
۲٦۔ القرآن، الحشر ، ٦
۲۷۔ صحیح البخاری ، ج ٦، ص ۵۸،سنن ابو داؤد، ج ۲ ،حدیث نمبر ۲۹٦۵، ص ۲۲ ، سنن الترمذی، ج ۳ ، ص ۱۳۱
۲۸۔ معجم الاوسط ، الطبرانی، ج۲، ص۲۰۵، عبدااللہ اابن قدامہ، مغنی، ج ۵ ، ص۵۸٤
۲۹۔ صحیح المسلم ، ج ۵، ص۲۷، سنن ابی داؤد ، ج۲، ص۱۲٦۔
۳۰۔ معجم البلدان، ج ٤، ص ۲۳۸
۳۱۔ الکافی ، ج۱، ص ۵٤۳
۳۲۔ معجم البلدان ، ج ۵، ص۳٤۵
۳۳۔ معجم البلدان ، ج۲، ص ٦٦
۳٤۔ ایضاً
۳۵۔ ابن کثیر ، السیرة النبویة، ج ٤ ص ۷۱۳، البدیة و النہایة ، ج ٦، ص۱۰
۳٦۔ تہذیب الکمال ، ج ۱ ، ص ۲۱۱
۳۷۔ مناقب ابن شہر آشوب ، ج ۱ ، ص ۱٤٦
۳۸۔ سبل الہدی و الرشاد، ج ۷، ص ٤۰۷
۳۹۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۱ ،ص ۱٤٦
٤۰۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۱۱، ص ٤۱۹
٤۱۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۷،ص٤۰۵
٤۲۔ بحار الانوار ، ج ۱٦ ، ص۱۰۸
٤۳۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۷ ، ص ٤۰٦

٤٤۔ مناقب لابن شہر آشوب، ج ١ ، ١٤٦ ،بحار الانوار ، ج٦١، ص ١١٦، ابوداؤد ، سنن ابی داؤد ، ج١، ص ٣٨، حدیث نمبر ١٤٢
٤٥۔ السید مرتضی العسکری ،معالمة المدرستین، ج٢، ص ١٣١

المراجع والمصادر

١۔ القرآن الکریم
٢ ۔ ابن شہر آشوب ابو عبد االلہ محمد ابن علی ابن شہر (متوفی ٥٨٨ھ)
"مناقب آل ابی طالب"، المطبعة الحیدریة النجف الاشرف، سنة ١٣٧٦
٣۔ احمد بن حسین بن علی البیہقی(الموتوفی:٤٥٨):" السنن الکبریٰ"ناشر دار الفکر بیروت لبنان
٤۔ امام ابوالفداء اسماعیل بن کثیر(المتوفی ٧٧٤): "البدایہ والنہایہ"، ناشر دار الاحیاء التراث، العربی، الطبعة الاولی سنة ١٩٨٨
٥۔ امام ابوالفداء اسماعیل بن کثیر(المتوفی ٧٧٤) :"السیرة النبویة" ناشر دار المعرفة بیروت ، طبع اول ،سنة ١٣٩٦ھ
٦۔ امام ابوالفداء اسماعیل بن کثیر(المتوفی ٧٧٤) : "البدیة و النہایة" ، الناشر : دار الاحیاء التراث العربی۔
بیروت، الطبعة الاولی ١٤٠٨ھ
٧۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری(المتوفی ٢٥٦ھ) :"صحیح البخاری"،ناشردار الفکربیروت،سنة ١٤٠١ھ
٨۔ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی(التوفی ٩٤٢):" سبل الہدی و الرشاد"، ناشر دار المکتبة العلمیة بیروت لبنان،
الطبعة الاولیٰ سنة ١٩٩٣ع
٩۔ امام مسلم بن حجّاج ا لقشیری : "صحیح مسلم ،" ناشر دار الفکر بیروت ۔ لبنان
١٠۔ الترمذی محمد ابن عیسی (متوفی ٢٧٩ ھ): "سنن الترمذی"، دار الفکر بیروت ، سنة ١٤٠٣ھ
١١۔ جمال الدین ابو الحجاج یوسف المزی (متوفی ٧٤٢ھ): "تہذیب الکمال" ، الناشر :
موسسة الرسالة، الطبعة الرابع سنة ١٤٠٦ھ
١٢۔ (ڈاکٹر پروفیسر نور محمد غفاری، نبی کریم کی معاشی زندگی، دیال سنگھ لائبرری لاہور
١٣۔ سلیمان ابن اشعث السجستانی (متوفی٢٧٥ھ):
"سنن ابی داؤد"، طبع اولیٰ،دارالفکربیروت،سنة ١٤١٠ھ۔١٩٩٠ع
١٤۔ السید مرتضی العسکری (معاصر)معالمة المدرستین، بیروت، سنة ١٤١٠ھ۔١٩٩٠ع
١٥۔ شہاب الدین ابو عبد االلہ یاقوت الحموی (متوفی ٦٢٦ھ):
"معجم البلدان" ، دار الاحیاء التراث العربی ،بیروت سنة ١٣٩٩ھ
١٦۔ (الشیخ الطوسی محمد ابن الحسن (متوفی٤٦٠ھ): "تہذیب الاحکام"
الناشر : دار الکتب الاسلامیة، الطبعة الرابعة ١٣٦٥ ش
١٧۔ الشیخ محمد باقر المجلسی (المتوفی١١١١ھ)"بحار الانوار"،
ناشر مؤسسة الوفاء بیروت لبنان، الطبع الثانیہ ، سنة ١٩٩٣ع
١٨۔ (الطبرانی سلیمان ابن احمد(متوفی٣٦٠ ھ)، "معجم الاوسط "،المطبعة دار الحرمین، سنة ١٤١٥ھ ١٩٩٥ع
١٩۔ عبد الملک بن ہشام الحمیری(المتوفی ٢١٨) :"سیرت النبی "
طبع مکتبة محمد علی صبیح و اولادہ میدان الازہر بمصر سنة ١٣٨٣ھ
٢٠۔ محمد یعقوب کلینی(المتوفی ٣٢٩ھ) :" اصول کافی " ناشر دارالکتب اسلامیہ تہران، طبع چہارم ،سال ١٣٦٥ھ ش
٢١۔ (یعقوبی احمد بن ابی یعقوب (متوفی٢٨٤):"تاریخ یعقوبی"،الطبع ، دار الصادر، بیروت،
ناشر فرہنگ اہل بیت ، قم ایران